خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 14۔نومبر1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون 213029

CPL 61

جلد 47-82 نمبر254 | جمعہ 13 رجب۔1418ھ 14 نبوت 1376ھش 14۔نومبر1997ء

ترکِ اخلاق ہی بدی اور گناہ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اخلاق نیکیوں کی کلید ہے۔ جیسے باغ کے دروازے پر قفل ہو۔ دور سے پھل پھول نظر آتے ہیں مگر اندر نہیں جاسکتے۔ لیکن اگر قفل کھول دیا جاوے' تو اندر جاکر پوری حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ اور دل و دماغ میں ایک سرور اور تازگی آتی ہے۔ اخلاق کو حاصل کرنا گویا اس قفل کو کھول کر اندر داخل ہونا ہے۔ کسی کو اخلاق کی قوت نہیں دی گئی۔ مگر اس کو بہت سی نیکیوں کی توفیق ملی۔ ترک اخلاق ہی بدی اور گناہ ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 355)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا (-) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے۔ جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے' کیونکہ مخلوق الہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے۔ دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں (حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے) میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 367)

دینی ضروریات کو دنیا پر مقدّم کرنا چاہئے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

دیکھو! اور اپنے حالات کو خود مطالعہ کرو کہ کیا جس قدر تڑپ کوشش اور اضطراب دنیوی اور ان ادنیٰ ضروریات کے لئے دل میں ہے کم از کم اتنا ہی جوش دینی ضروریات کے لئے بھی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر دین کو دنیا پر تقدم تو کہاں برابری بھی نصیب نہ ہوئی۔ ایسی صورت میں وہ معاہدہ جو امام کے ہاتھ پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر کیا ہے۔ کہاں پورا کیا۔ میں نے خود تجربہ کیا ہے۔ ہزاروں خطوط میرے پاس آتے ہیں۔ جن میں ظاہری بیماریوں کے ہاتھ سے نالاں لوگوں نے جو جو اضطراب ظاہر کیا ہے۔ میں اسے دیکھتا ہوں۔ لیکن مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ وہ ظاہری بیماریوں کے لئے تو اس قدر گھبراہٹ ظاہر کرتے ہیں۔ مگر باطنی اور اندرونی بیماریوں کے لئے انہیں کوئی تڑپ نہیں۔

باطنی بیماریاں کیا ہوتی ہیں۔ یہی بدظنی۔ منصوبہ بازی۔ تکبر۔ دوسرے کی تحقیر۔ غیبت اور اور اس قسم کی بدذاتیاں اور شرارتیں۔ شرک۔ ماموروں کا انکار وغیرہ ان امراض کا وہ کچھ بھی فکر نہیں کرتے۔ اور معالج کی تلاش انہیں نہیں ہوتی۔ میں جب ان بیماریوں کے خطوط پڑھتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ کیوں یہ اپنے روحانی امراض کا فکر نہیں کرتے۔

نفس کو کبھی توکل اور صبر کے مسائل پیش کر دیتا ہے۔ لیکن جب ظاہری بیماریاں آکر غلبہ کرتی ہیں۔ تو پھر سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اور تردد کرتا ہے۔ لیکن جب روحانی بیماریوں کا ذکر ہو تو توکل کا نام لے دیتا ہے۔ یہ کیسی غلطی اور فروگذاشت ہے۔ ان دونوں نظاموں کو مختلف پیمانوں اور نظروں سے دیکھتا ہے۔ یعنی باطنی اور روحانی امور میں تو کہہ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ اور ظاہری امور میں اس کا نام شدید البطش رکھا ہے۔ یہ نادانی اور غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ دونوں امور میں اپنی صفات کی یکساں جلوہ نمائی کرتا ہے۔ پس جو لوگ امور دنیا میں تو سرتوڑ کوششیں کرتے ہیں اور اسی کو اپنی زندگی کا اصل مقصد اور منشاء اعظم سمجھتے ہیں اور دین کو بالکل چھوڑتے ہیں۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی صفات پر غور نہیں کرتے ہیں۔

(از خطبہ 16 فروری 1905ء)

○○○

درخواست دعا

○ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ ربوہ کے بھتیجے فرقان احمد ولد ناصر احمد راجپوت کا جرمنی میں بروز ہفتہ 15- نومبر97ء کو EWING'S SARCOMA کے لئے اپریشن ہو رہا ہے۔ جو کافی لمبا اور پیچیدہ ہے۔ احباب جماعت سے پرخلوص دعاؤں کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

○ عزیز مکرم صفوان احمد ملک ابن مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر وقف جدید کی تقریب شادی بہمراہ عزیزہ مکرمہ سعدیہ تسنیم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر (ر) ملک سلطان علی صاحب ریحان معلم اصلاح وارشاد' مورخہ 2 نومبر 1997ء کو بعد عصر 28/6 دارالرحمت غربی ربوہ میں منعقد ہوئی۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اگلے روز 3 نومبر1997ء کو مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان نے دعوت ولیمہ کا بصورت عصرانہ اپنے مکان 23/15 دارالیمن شرقی ربوہ میں اہتمام کیا جس میں مکرم صوفی عبدالغفور صاحب سابق کارکن وقف جدید نے دعا کروائی۔

مکرم صفوان احمد ملک محترم ملک محمد عظیم صاحب زعیم انصاراللہ و سابق صدر جماعت احمدیہ بوچھال کلان ضلع چکوال کے پوتے ہیں۔ جبکہ عزیزہ سعدیہ تسنیم صاحبہ محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی (وفات یافتہ) کی نواسی اور محترم چوہدری حمید اللہ کی بھانجی کی بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس شادی کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے موجب خیروبرکت فرمائے۔

نکاح

○ مکرم امجد وسیم صاحب ابن مکرم ظہور احمد صاحب راہوالی ضلع گوجرانوالہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ رافعہ رعنا صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز خاں صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کے ساتھ مورخہ 9- نومبر1997ء کو بیت الحمد فیکٹری ایریا شاہدرہ میں بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر مکرم احمد عرفان صادق صاحب مربی سلسلہ فتح پور ضلع گجرات نے کیا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ کی نظر جذر قلب پر پہنچتی ہے۔ پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

14 نبوت 1376 ھش — 14 نومبر 1997ء

نیکی - بچپن سے آغاز

بچوں کی تربیت کے سلسلے میں بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں آزاد رہنے دیا جائے جب ان کی سمجھ میں باتیں آنے لگیں گی تو وہ خود ہی اچھی باتوں کو اپنالیں گے اور بری باتوں کو چھوڑ دیں گے۔ یا ہو سکتا ہے اس وقت تک انہیں کوئی بری عادت پڑی ہی نہ ہو۔ ان کا خیال یہ ہے کہ اگر بچوں کی ہم کسی خاص خطوط پر تربیت کریں تو یہ جبر کر کے انہیں کوئی بات منوانے والی بات ہو گی۔ انہیں سب کچھ سننے دیجئے سب کچھ دیکھنے دیجئے اور سب کچھ کو پرکھنے دیجئے۔ اور جب پرکھ کر وہ خود کوئی نتیجہ نکالیں گے تو وہ ان کا آزادنہ خیال ہو گا اور اس طرح انہیں اپنی باتوں پر ایسا اختیار حاصل ہو گا کہ اس میں کسی دوسرے کا دخل نہ ہو۔

لیکن اگر اس بات پر غور کیا جائے۔ تو یہ بات درست ثابت نہیں ہوتی۔ بچے کو آزاد چھوڑ دیجئے جو وہ کہنا چاہتا ہے کہے جو وہ سننا چاہتا ہے سنے۔ اور جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے۔ کرے۔ اگر اسے اس قسم کی آزادی دے دی جائے تو یقیناً وہ اچھی اور بری باتوں میں تمیز نہیں کر سکے گا۔ جب تمیز کرنے کی عمر کو پہنچے گا تو بہت سی باتیں اس کے دل میں راسخ ہو چکی ہونگی اور وہ ان سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکے گا۔ بلکہ ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھے گا۔ کسی نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے کہا کہ بچوں کو ذرا بڑا ہو لینے دیجئے وہ خود ہی نیکی کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ یا آپ اپنے عقائد ان کو سمجھانے کی کوشش نہ کیجئے وہ بڑے ہو کر خود ہی اندازہ کر لیں گے یا جائزہ لے لیں گے کہ کون سے عقائد اپنانے والے ہیں اور کون سے عقائد اسے اپنانے نہیں چاہئیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ آپ تو اپنے بچے کے متعلق خاموش رہیں گے لیکن ساری دنیا کی آوازیں اس کے کان میں پڑیں گی۔ ہر قسم کی بات وہ سنے گا اور آپ کو اس پر کوئی اختیار نہیں ہو گا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ بہت غلط باتوں کو اپنا لے۔ اس لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ آپ اسے جو کچھ بنانا چاہتے ہیں اور یقیناً ماں باپ اپنے بچوں کو اچھا ہی بنانا چاہتے ہیں' اس کے لئے اس کی رہنمائی کریں۔ بچپن ہی سے اسے اچھی باتیں سکھائیں۔ اگر آپ اس کی ہر بات برداشت کرتے رہیں تو ہو سکتا ہے وہ دعائیں یاد کرنے کی بجائے گالیاں یاد کر لے۔ آپ نے دیکھا ہی ہو گا کہ گلیوں میں چلتے پھرتے بعض اوقات بچے ایسی گالیاں نکالتے ہیں جن کا مفہوم تو انہیں نہیں آتا لیکن چونکہ انہوں نے وہ گالیاں سنی ہیں۔ کسی نے انہیں گالیوں سے روکا نہیں۔ اس لئے وہ گالیاں ان کی عادت یا یوں کہہ لیجئے کہ یہ گالیاں ان کا تکیہ کلام بنتی جا رہی ہیں۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ والدین اپنے بچوں کو اچھی تربیت دینے کے لئے کوشش کریں۔ انہیں اتنا آزاد نہ چھوڑیں کہ وہ ہر طرف سے ہر بات سنیں اور اپنی مرضی سے جسے چاہیں اپنا لیں۔ یہ خیال بھی آپ کے دل میں نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ بڑے ہو کر وہ خود ہی سنور جائیں گے۔ بڑے ہو کر انسان کی عقل پختہ تو ہو جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے خیالات اور اس کی عادتیں بھی پختہ ہو جاتی ہیں۔ پس اسے اچھی باتیں بتانی چاہئیں۔ نیکی کی عادت بھی بچپن ہی سے پڑنی چاہئے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ بڑے ہو کر عبادت کی اہمیت کو سمجھ جائے گا۔ اور عبادت کرے گا تو یہ بات غلط ہے۔ اول تو بڑا ہو کر وہ عبادت کی اہمیت کو سمجھے گا ہی نہیں اور اگر سمجھ لے گا تو چونکہ اسے عادت نہیں پڑی اس لئے وہ عبادت کرے گا بھی نہیں۔ اور اگر کرے گا بھی تو اس حالت میں کہ کبھی کر لی اور کبھی نہ کی۔ اگر اسے عادت پڑی ہوتی تو وہ باقاعدگی کے ساتھ عبادت کرتا۔

پس یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ عادتیں بچپن ہی سے پڑتی ہیں۔ نیکی بھی ایک عادت کی طرح ہو جانی چاہئے۔ اتنی پختہ عادت کی اس نیکی کو ترک ہی نہ کر سکے۔ جب تک ایسا نہ ہو کسی کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ہمیشہ اچھی ہی باتیں کرے گا۔ پس تربیت کے متعلق بچپن ہی کا زمانہ سب سے بہتر زمانہ ہے۔ جو کچھ بچپن میں سکھایا جائے گا وہ یاد ہی رہے گا اور عادت کے طور پر اس کے دل میں راسخ بھی ہو جائے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی تو یہاں تک فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ لگانے کے لئے جب گھر میں کوئی چیز لائی جائے تو بچے سے یہ کہا جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ اگرچہ وہ دیکھتا تو ہے کہ اس کا باپ لایا ہے لیکن اگر اس کو سمجھا دیا جائے کہ لایا تو باپ ہے لیکن دی اللہ تعالیٰ نے ہے وہ نہ چاہتا تو باپ لا بھی نہیں سکتا تھا۔ اس چیز کے لانے کی اس کے پاس توفیق ہی نہ ہوتی۔ جب شروع ہی سے اس طرح اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق یقین دلایا جائے گا تو یقیناً بچے میں یہ عادت پیدا ہو جائے گی کہ ساری عمر اسے جو کچھ بھی ملے وہ اپنے زور بازو کی طرف نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف اور اس کی عنایات کی طرف منسوب کرے گا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نیکیوں کی عادت بھی بچپن ہی سے پڑنی چاہئے۔ ماں باپ کا' بڑے بہن بھائیوں کا' فرض ہے کہ وہ چھوٹے بچوں کو سمجھائیں۔ نیکیوں کی طرف مائل کریں اور اگر ان میں کوئی بری عادت دیکھیں تو اسے روکیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ بڑا ہو کر خود ہی سمجھ جائے گا۔ نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے۔ اگر منطقی طور پر وہ سمجھ بھی جائے تو اس کا فائدہ اس لئے نہیں ہو گا کہ اسے نیکی کی عادت نہیں ہو گی۔ حالانکہ معاشرے کو ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام لوگوں کو نیکیوں کی عادت پڑے۔ ان سے نیکیاں سرزد ہوں۔

پس آیئے ہم تربیت کے اس پہلو پر غور کریں اور صحیح سمت اس کو لے جانے کی کوشش کریں۔

توڑ تو سکتے ہو تم مجھ کو جھکا سکتے نہیں
مَر کے بھی جو جی سکے اس کو مٹا سکتے نہیں
اعتمادِ رہ بنا ہے رہبرِ منزل مرا
لاکھ چاہو' اس ڈگر سے تم ہٹا سکتے نہیں
میں خدا کی گود میں ہوں عرش ہو یا فرش ہو
اس بلندی سے مجھے نیچے گرا سکتے نہیں

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

ہمارے بعض دوست ایک دفعہ بمبئی گئے۔ اور وہ دعوت الی اللہ کے لئے بعض بوہرہ قوم کے تاجروں سے ملے۔ تو دوران گفتگو میں ہمارے دوستوں نے ان سے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کی قوم کے سب لوگوں کی مالی حالت اچھی ہے اور کسی کی تجارت گری ہوئی نظر نہیں آتی۔ انہوں نے بتایا کہ ہم میں سے جب کسی شخص کی تجارت گر جاتی ہے۔ اور اس کی مالی حالت سخت کمزور ہو جاتی ہے تو ہمارے ہاں یہ دستور ہے کہ وہ ہماری پنچائت میں درخواست دیتا ہے کہ میری تجارت گر گئی ہے اور پنچائت والے کوئی ایک چیز فروخت کرنے کے لئے اسے دے دینے کا فیصلہ کر دیتے ہیں۔

مثلاً دیا سلائی بظاہر ایک چھوٹی سی چیز ہے۔ مگر پنچائت فیصلہ کر دے گی کہ تمام دیا سلائیاں اسے دے دی جائیں چنانچہ ہم میں سے جن جن تاجروں کے پاس دیا سلائیاں ہوں گی وہ اسے دے دیں گے اور کہیں گے کہ اتنی قیمت میں ہم نے دیا سلائیاں فروخت کرنی ہیں تم اس سے زیادہ قیمت پر دیا سلائیاں فروخت کر کے اصل قیمت ہمیں دے دینا اور نفع خود رکھ لینا۔ اس فیصلے کے مطابق تمام قوم اسے دیا سلائیاں دے دیتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے بعد دوکان پر جب گاہک آتا ہے اور کہتا ہے کہ دیا سلائی چاہئے۔ تو دوکاندار جواب دے دیتا ہے کہ دیا سلائی تو ختم ہو چکی ہے۔ آپ کو اگر ملے گی تو فلاں سیٹھ کے پاس سے ملے گی۔ پھر وہ دوسری دوکان پر جاتا ہے اور کہتا ہے کہ دیا سلائی چاہئے۔ وہ دوکاندار بھی جواب دیتا ہے کہ دیا سلائی تو ختم ہو چکی ہے۔ ہاں اگر آپ لینا چاہیں تو آپ کو فلاں سیٹھ کی دوکان سے ملے گی۔ آخر اسی طرح دس بیس دوکانوں پر وہ جاتا ہے اور جب کسی دوکان سے بھی اسے دیا سلائی نہیں ملتی تو اس پر اس بات کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اب مجھے دیا سلائی جس قیمت پر بھی مل جائے لے لینی چاہئے۔ چنانچہ وہ اسی دوکان پر جاتا ہے جس کا سب نے پتہ بتایا ہوتا ہے۔ وہ وہی دیا سلائی جو چار آنے گرس ہوتی ہے وہ دوکاندار چھ آنے گرس پر دیتا ہے اور خریدار اس قیمت پر بھی دیا سلائی کا میسر آنا غنیمت سمجھ کر خرید لیتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے یہاں سے بھی دیا سلائی نہ لی تو پھر مجھے کہیں سے بھی نہیں ملے گی۔

یہ فائدہ جو بوہروں کو حاصل ہے دراصل انہیں اپنے جتھے کی وجہ سے حاصل ہے علاوہ ازیں اس میں ایک حد تک اس بات کا بھی دخل ہوتا ہے کہ بالعموم بڑے شہروں میں باہر سے جو تاجر سودا خریدنے کے لئے آتے ہیں۔ وہ شہر کے خاص خاص حلقوں سے ہی سودا خریدنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور اگر ان حلقوں میں انہیں کسی چیز کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کسی اور دوکان سے نہیں بلکہ فلاں دوکان سے ہی مل سکتی ہے تو اس اثر کے ماتحت جو اس حلقے سے انہوں نے قبول کیا ہوتا ہے اسی دوکان پر چلے جاتے ہیں اور وہ دوکاندار زیادہ گراں قیمت پر ہر چیز فروخت کر کے نفع خود رکھ لیتا اور اصل قیمت مالکوں کو واپس کر دیتا ہے۔ اور اس طرح تھوڑے دنوں کے اندر اندر پھر ہزاروں لاکھوں روپیہ کا مالک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ بعض دفعہ کسی کو مٹی کے تیل کا ٹھیکہ دے دیتے ہیں بعض دفعہ کوئی اور چیز فروخت کرنے کے لئے دے دیتے ہیں۔ اور باقی تمام قوم کے افراد سختی سے اس بات کی پابندی کرتے ہیں کہ خود اس چیز کو فروخت نہ کریں۔ اب بظاہر یہ قربانی معلوم ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت یہ ہر ایک کے فائدے اور ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ایک تو نوجوانوں کو تعلیمی ڈگریوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور دوسرے انہیں کوئی نہ کوئی ہنر سیکھنا چاہئے۔ تیسرے اس امر کی طرف توجہ دلائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ عام طور پر ہماری جماعت کے دوستوں میں اور شائد باقی دوستوں میں بھی منہ کو صاف رکھنے کی عادت نہیں پائی جاتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جب وہ بات کرتے ہیں تو ان کے منہ سے اتنی شدید بو آتی ہے کہ سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ حالانکہ دانتوں کی صفائی سے معدہ اچھا رہتا ہے اور معدہ کی مضبوطی سے انسانی صحت اچھی رہتی ہے۔ پس میں خدام الاحمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ مہینے میں ایک دفعہ اس کا امتحان لیا کریں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ناک کے قریب آ کر اپنا سانس چھوڑو تاکہ دوسرا بتائے کہ تمہارے تنفس سے بو آتی ہے یا نہیں۔ گھریلو تعلقات پر اس بات کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ قریب ترین تعلق میاں بیوی کا ہوتا ہے۔ ان کے آپس میں کئی دفعہ جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ اور بالکل ممکن ہے کہ وہ اپنی ذات میں یہ سمجھتے ہوں کہ ان جھگڑوں کی فلاں فلاں وجوہ ہیں۔ لیکن درحقیقت اس کی وجہ یہ ہو کہ مرد کے لئے عورت کے منہ کی بدبو ناقابل برداشت ہو اور وہ اس بات کو ظاہر نہیں کرے گا۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کے دل میں یہ خیالات پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے کہ اگر میں اپنی بیوی کو چھوڑ دوں اور کسی اور سے شادی کر لوں تو اچھا ہے۔ پس یہ ایک نہایت ہی اہم چیز ہے۔ مگر اس کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ زندگی کے اہم ترین امور میں سے ہے۔ صحت کا اس سے تعلق ہے۔ سوشل تعلقات پر اس کا اثر پڑتا ہے اور مذہب نے بھی اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس پر اتنا زور دیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص پیاز کھا کر مسجد میں آجاتا ہے یا لہسن کھا کر مسجد میں آجاتا ہے تو فرشتے اس کے پاس نہیں آتے اب فرشتے تو ہر جگہ ہیں۔ پاخانہ میں انسان جاتا ہے تو اس وقت بھی فرشتے ساتھ ہوتے ہیں۔ لہسن کے کھیت میں بھی فرشتے ہیں۔ پیاز کے کھیت میں بھی فرشتے ہوتے ہیں۔ پھر اس حدیث کے معنے کیا ہوئے۔ درحقیقت اس جگہ فرشتے سے مراد آسمان کا فرشتہ نہیں وہ تو پاخانے میں بھی جاتا ہے۔ لہسن کے کھیت میں بھی جاتا ہے۔ پیاز کے کھیت میں بھی جاتا ہے۔ اس جگہ فرشتہ سے شریف الطبع اور نازک مزاج انسان مراد ہیں۔ جن کے لئے بُو ناقابل برداشت ہوتی ہے اور جو اس سے دور بھاگتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم ﷺ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مجالس میں آؤ تو عطر وغیرہ لگا کر آؤ تاکہ لوگوں کے اجتماع کی وجہ سے بُو پیدا نہ ہو۔

(فرمودہ 23-اکتوبر1950ء)

کوئی اینا وقت بھی آسکتا ہے کہ جب مرد تمام کے تمام مارے جائیں اس وقت عورتوں کا کام ہے کہ وہ دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں اور ایمان کا تقاضا بھی یہی ہے۔ لیکن جب تک مرد موجود ہیں ہماری جماعت کا یہ طریق نہیں کہ وہ عورتوں سے بھی نعرے لگوائیں ہاں جب مرد فنا ہو جائیں تو پھر بے شک عورتیں آگے آئیں اور دین کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں لیکن عام حالات میں ان کا یہ کام نہیں کیوں ان کے ساتھ حاملہ ہونے اور حائضہ ہونے کے جو عوارض ہیں وہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں گھر بیٹھنے کے لئے بنایا ہے۔ پس جب تک ایک مرد بھی زندہ ہے اس کا کام ہے کہ وہ عورتوں کی حفاظت کے لئے جان دے دے۔ اس کے بعد عورتیں بے شک میدان میں آئیں کیونکہ وہ بھی خدا کی بندیاں ہیں اور دین کے جھنڈے کو بلند رکھنا ان کا بھی فرض ہے۔ اس لئے وہ لڑتی ہوئی ہی میدان جنگ میں جان دے دیں لیکن دین کے جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دیں۔ بہرحال اس وقت، مخاطب دونوں ہی ہیں مرد بھی میرے مخاطب ہیں اور عورتیں بھی میری مخاطب ہیں۔ عورتوں میں سے جو صاحب جائیداد ہوں ان کو چاہئے کہ وہ اپنی جائیداد کا ایک فی صدی دیں۔ جن کو خاوند کچھ رقم بطور جیب خرچ دیتے ہیں وہ اس کے برابر دیں اور جن کی جائیداد آمد سے زیادہ ہے۔ وہ جائیداد کا حصہ دیں کیونکہ ایمان لانے والا قربانی کی زیادتی کو پسند کرتا ہے۔ کمی کی طرف مائل نہیں ہوتا یہ وقت جماعت کے امتحان کا ہے۔ ہر مرد کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اس امتحان میں کامیاب ہو۔ ڈیڑھ ماہ کے اندر وقف کرنے والے بھی واقفین کی صف اول میں کھڑے ہوں گے۔ پھر میں نے توجہ دلائی تھی کہ زیادہ سے زیادہ وصیتیں کرو اور کوئی مرد اور عورت ایسا نہ رہے جو موصی نہ ہو۔ اپنے ایمان اور اخلاص میں ترقی کرو نیکی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو میں یہ بھی بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کے چندے کا دوسرے چندوں پر اثر نہیں پڑنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ماہوار چندوں یا وصیت کے چندوں یا تحریک جدید کے چندوں میں کمی واقع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک حق دبا کر دوسرا حق ادا کرنا کبھی بھی فائدے کا موجب نہیں ہوتا۔ اس طرح ثواب کم ہو جاتا ہے۔

○○○

ایک اچھی بات

ایک نیکی کرنے سے دوسری نیکی پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح ہر ایک بدی دوسری بدی کا موجب ہو جاتی ہے جیسے ایک چیز دوسری کو جذب کرتی ہے۔

کھیل کود کے زمانہ کو زیادہ مفید بنائیں

میں خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ بچوں کے کھیل کود کے زمانہ کو وہ زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کریں۔ اور کوشش کریں کہ کھیلیں ایسی ہوں کہ جو نہ صرف جسمانی قوتوں کو بلکہ ذہنی قوتوں کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں۔ اور آئندہ زندگی میں بھی بچہ ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ ان میں تین باتوں کا خیال رکھا جائے۔ ایک تو جسم کو فائدہ پہنچے۔ دوسرے ذہن کو فائدہ پہنچے اور تیسرے وہ آئندہ زندگی میں ان کے کام آسکیں۔ جس کھیل میں یہ تینوں باتیں ہوں گی وہ کھیل کھیل ہی نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم بھی ہوگی۔ اور وہ طالب علم کے لئے ایسی ہی ضروری ہوگی جیسی کتابیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ کھیلیں ایسی ہوں جو ذہنی تربیت کے لئے مفید ہوں تو میرا مطلب یہ ہے۔ کہ ان کے ساتھ بچوں کی دلچسپی بھی قائم رہے یہ نہیں ہونا چاہئے۔ کہ وہ ایک فلسفہ بن جائے اور بچوں کو زبردستی کھلانی پڑیں ایسی کھیل ذہنی نشوونما کا موجب نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی جسم اس سے پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ میں نے بارہا اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ یہ کام نہایت آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ اور ورزش کے شعبہ کو مفید بلکہ مفید ترین بنایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں تین باتوں کا خیال رکھا جائے۔ ایک تو یہ کہ وہ آئندہ زندگی میں بھی مفید ثابت ہونے والی ہوں۔ نہ صرف بچپن میں بلکہ بڑے ہو کر بھی فائدہ دینے والی ہوں۔ بچپن میں کھیل کا جو فائدہ ہوتا ہے وہ بھی حاصل ہو۔ جسم بھی مضبوط ہو اور ذہن بھی ترقی کرے۔ بچپن میں جو کہانیاں بچوں کو سنائی جاتی ہیں ان کا مقصد ایک تو یہ ہوتا ہے کہ بچہ شور نہ کرے اور ماں باپ کا وقت ضائع نہ کرے۔ لیکن اگر وہ کہانیاں ایسی ہوں جو آئندہ زندگی میں بھی فائدہ دیں تو یہ کتنی اچھی بات ہے۔ جیسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہمیں کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ کہانیاں سنانے کا جو فائدہ اس وقت ہوتا ہے۔ وہ بھی ان سے حاصل ہوتا تھا اگر اس وقت آپ وہ کہانیاں نہ سناتے تو پھر ہم شور مچاتے اور آپ کام نہ کر

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور اقبال سیفی

ریسرچ - ہسپتالوں کی ضرورت

تحقیقی مراکز عوام الناس کے مسائل حل کرتے ہوئے کسی بھی ملک کی ترقی اور خوشحالی میں اہم کردار ادا کرتے رہیں۔

ترقی یافتہ ممالک میں دیکھا گیا ہے کہ ریسرچ سینٹرز اکثر اوقات اپنی ریسرچ کے رخ کا تعین روزمرہ کے مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے کرتے ہیں۔ تاکہ ایک عام آدمی کو بھی اس کا فائدہ پہنچ سکے۔ چونکہ میں خود بھی سائنسی تحقیق ہی سے تعلق رکھتا ہوں اور کراچی یونیورسٹی کے ایک ایسے ریسرچ ادارے میں کام کر رہا ہوں جس کا نام دنیا میں بہت اچھی طرح متعارف ہے اس لئے خاص طور پر رخ کے تعین پر بات کروں گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں میڈیکل نقطہ نگاہ سے عوام الناس کے بہت سے مسائل ہیں جن کو بنیاد بنا کر ریسرچ کی جانی چاہئے۔ مد نظر سب سے پہلے وہ مسائل ہونے چاہئیں جو ایک عام آدمی کو درپیش آتے ہیں۔ میڈیکل سے متعلق عوامی مسائل درحقیقت بین الاقوامی بھی ہو سکتے ہیں۔ اور عین ممکن ہے کہ باہر دوسرے ممالک میں ان پر ریسرچ ہو بھی رہی ہو۔ میرے لئے یہ بات بڑی دلچسپی کا باعث بنی جب دیکھنے میں آیا کہ پاکستان میں اکثر جگہوں پر اپنے مسائل پر اتنی توجہ نہیں دی جا رہی اور ان کے حل کے لئے اتنی ریسرچ نہیں ہو رہی جتنی کہ غیر ملکی پراجیکٹس پر ہو رہی ہے۔ معلوم کیا تو پتہ چلا کہ یہ گرانٹ باہر کی ہے اور زیادہ ہے۔ اس لئے اسی پر کام کرنا مناسب خیال کیا۔ درست۔ لیکن اپنے مسائل کون حل کرے گا۔ مطلب تو یہ ہوا کہ ہم لوگ انہی (غیر ملکی) کی تعین کردہ راہوں پر کام کر رہے ہیں۔ اور شاید کرتے چلے جائیں۔

Medical Sciences میں ملکی مسائل بہتر طریق پر حل نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے Research Centres اور ہسپتالوں کی آپس میں کوئی ہم آہنگی نہیں۔ یا اگر ہے تو برائے نام۔ ہسپتال میں لوگ علاج کے لئے جاتے ہیں اور علاج کروا کے آ جاتے ہیں۔ کسی علاقے میں کوئی خاص بیماری زور پکڑتی ہے۔ تو ہسپتال بھر جاتے ہیں۔ مریضوں کو دیکھا جا رہا ہے اور دوائیں لکھی جا رہی ہیں۔ بہت کم ہیں جو اس کی اصل تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر دوائیں لکھنے میں اتنا مصروف ہے کہ کچھ اور سوچنے کی فرصت ہی نہیں۔ حالانکہ یہ اصل وقت ہوتا ہے کہ مریضوں کے Samples اس غرض سے لیے جائیں کہ آئندہ اس پر ریسرچ ہو اور وہ ریسرچ علاقے میں کوئی بہتری پیدا کر سکے۔ اس مقصد کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہسپتالوں کے ساتھ ایک Research Unit کام کر رہا ہو۔ جس کا کام صرف اور صرف ڈاکٹر سے Samples اکٹھے کرنا ہو اور مقصد صرف ریسرچ ہو۔ ہسپتال ہی ایسی جگہ ہے جہاں سے ہر قسم کے Samples فوری طور پر مہیا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے یہیں پر یہ کام آسان ہو سکتا ہے۔

لیکن عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ مختلف ہسپتالوں سے بعض Research Centres اپنے کام کے لئے Samples لے جاتے ہیں اور اپنا مقصد پورا کرتے ہیں۔ ان کا مقصد تو پورا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس خاص علاقے کے مسائل حل کرنے میں یہ اس لئے مفید ثابت نہیں ہوتا کہ دونوں اداروں کی ہم آہنگی نہیں ہوتی اور ہسپتال اس دلچسپی کا عام طور پر اظہار ہی نہیں کرتے کہ اس ریسرچ کے نتائج سے کوئی آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اچھے ڈاکٹرز بھی موجود ہیں اور اچھے سائنس دان بھی موجود ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہم آہنگی کا فقدان بھی موجود ہے۔

ہم سب کو مل کر عوام الناس کی بھلائی کے لئے راہوں کا تعین کرنا ہے۔ آیئے ہم آہنگی پیدا کریں اور بہتر تحقیق سے علاج کے ساتھ ساتھ کچھ نئی چیزوں کی تلاش میں نکلیں۔ شاید ہماری کوشش بنی نوع انسان کے لئے بہتر چیز پیش کر سکے۔

ooo

آپ کا خط ملا

مکرم انور اقبال سیفی صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔

چند روز پہلے صبح سویرے دروازہ کھٹکا ایک صاحب نے کاغذ پر لکھا ہوا ایک اعلان ہاتھ میں تھما دیا اور کہا کہ سیفی صاحب سے کہہ دیں کہ یہ آج ہی چھپ جائے اور پہلے صفحہ پر چھپ جائے۔ یہ تمام ہدایات سن کر بہت تعجب ہوا اور انگلستان کا ایک واقعہ یاد آگیا۔ ایک مرتبہ میں نے وہاں کے ایک روزنامہ ڈیلی ٹیلیگراف کو ایک مضمون بھیجا اور ساتھ ہی یہ پوچھ بیٹھا کہ یہ مضمون اخبار کے کس حصہ میں اور کس دن چھپے گا۔ چند ہی روز بعد اس اخبار کے ایڈیٹر کا خط ملا جس میں اس نے لکھا تھا کہ

I have the right of accepting' editing and publishing your article. If it is not published do not get disappointed · keep on trying.

وہ مضمون چھپا تو نہیں لیکن میں لکھتا رہا۔ اور آخر کار کامیابی ہو گئی۔ جب میں واپس پاکستان آیا تو انگریزی اخبار DAWN اور THE NEWS میں لکھنا شروع کیا۔ اخبار کے مزاج کا اچھی طرح مطالعہ کیا۔ اخبار کے جس سیکشن میں میں نے لکھنا چاہا اس سیکشن کے ایڈیٹر صاحب نے ایک مرتبہ مجھے لکھا کہ آپ آ کر ملیں ہم لکھنے میں آپ کی راہنمائی کرنا چاہتے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

خلیل محمد خان ربوہ

اچھی مائیں

(محترمہ امتہ الحمید صاحبہ)

ہماری امی جان محترمہ امتہ الحمید صاحبہ بنت محترم عبدالغنی قریشی صاحب (گلاس فیکٹری قادیان) اہلیہ مکرم فتح محمد خان صاحب 90-11-11 کو بعمر 62 سال راہیٔ ملک عدم ہوئیں۔ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ امی جان بہت سی صفات کی مالک تھیں جن میں دینداری اول نمبر پر تھی۔ اپنے حلقہ میں ہردلعزیز اور اعلیٰ اخلاق کا ایک نمونہ تھیں۔ صابر شاکر، خاموش طبع، صلح جو، شب بیدار۔ خاوند کے حقوق پسند ناپسند کا پورا خیال رکھنے والی۔ حسن معاملگی میں مثال۔ اخلاق حسنہ سے مزین تھیں۔

امی جان کی صفات پر ایک طویل مضمون لکھنے کی بجائے میں یہاں ان کی دو خوبیوں کا بطور خاص ذکر کرتا ہوں۔ ایک کلام الٰہی سے عشق دوسرے تربیت اولاد۔ کلام پاک پرسوز آواز میں بڑے التزام سے پڑھتیں۔ ان کی فجر کی تلاوت کی پر شوکت آواز اب بھی کانوں میں گونجتی ہے۔ کلام پاک دوسروں کو پڑھانے سکھانے کا بھی تمام عمر شغل رہا۔ اپنے محلہ دارالنصر کے علاوہ دیگر محلہ جات دارالیمن باب الابواب وغیرہ سے بھی بچے باقاعدہ پڑھنے آتے۔ یہ 60 کی دھائی کی بات ہے۔ گھر پر پڑھنے آنے والوں کا تانتا بندھا رہتا۔ بعض دفعہ دن میں دو شفٹوں کا سلسلہ بھی رہا۔ یعنی صبح اور پھر شام کو۔ اس طرح ہمارا گھر گویا ایک مدرسہ لگتا تھا۔ ان کے شاگرد بچے بچیاں بے شمار ہوئے۔ ان میں سے بعض اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں آباد ہیں روزوں میں لجنہ کے تحت حلقہ میں درس کا کام بھی ان کے ذمہ ہوتا۔ ہمارے دادا جان محترم نصیر محمد خان صاحب (بہاولپور) حافظ تھے۔ امی جان کی بھی دلی خواہش تھی کہ ان کی اولاد میں سے بھی کوئی حفظ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ نیک خواہش جلد پوری فرمائی اور برادرم عزیزم برہان محمد خان بچپن میں ہی نہ صرف حافظ کلام پاک ہوئے بلکہ واقف زندگی بھی۔

تربیت اولاد کی امی جان کو بڑی فکر رہتی پابندی احکام الٰہی حتی المقدور کرواتیں۔ گھر میں صبح کے کاموں کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے ہوتا۔ ہم بچے کلام پاک پڑھے بغیر صبح ناشتے کا تصور نہیں کر سکتے تھے۔ اپنے ہر بچے کو سکول داخل کرانے سے قبل کلام پاک ضرور پڑھا دینا۔ یعنی 5-6 سال کی عمر میں۔ اور ہر دفعہ ایسی خوشی کے موقع پر تقریب دعا ضرور منعقد کرواتیں۔ اور ایسی تقریبات ہمارے گھر میں اکثر ہی ہوتیں۔ ان تقریبات میں محلہ کی معزز خواتین کے علاوہ خواتین مبارک کو خاص طور پر مدعو کر کے فخر محسوس کرتیں۔

امی جان کی ایک بیٹی طاہرہ بشریٰ (وفات یافتہ) تو قاریہ بھی بنی اور اپنے کالج جامعہ نصرت کے لئے آل پاکستان قرات مقابلہ منعقدہ لاہور میں اعزاز بھی حاصل کیا۔ امی جان نے بیٹیوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی۔ اپنے عمل اور تلقین عمل سے بھی۔ دینی تربیت کے ساتھ ساتھ ان سب کو گھرداری کا طریقہ اور سلیقہ خوب سکھایا۔ چنانچہ بیٹیاں جب بیاہ کر اپنے اپنے گھروں میں گئیں تو انہوں نے اپنے سسرال اور خاوندوں اور ان کی اولادوں کی جملہ ذمہ داریاں بڑی خوبی سے نبھائیں۔ اور عسر اور یسر میں خدمت کو ہی عظمت جانا۔ اسی طرح اپنی اپنی جگہ اچھی مائیں ثابت ہوئیں۔ اور اپنے بزرگوں سے بھی خوب دعائیں لیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر بڑا فضل کیا کہ آگے ان کی اولادیں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

آخر میں قارئین کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اچھی امی سے اس جہاں میں راضی رہے اور ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور ان کی اولاد ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے والی ہو۔ اسی طرح اپنے والد صاحب مکرم فتح محمد خان صاحب کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

ooo

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

عادت اللہ یہی ہے کہ جب انسان امن کے زمانے میں ہو اور وہ گذر جاوے اور اس اثناء میں کوئی رجوع خدا تعالیٰ کی طرف حقیقی اور اخلاص سے نہ کیا ہو تو پھر خطرناک زمانے میں واویلا مچانا اس کے کام نہیں آیا کرتے۔ یہ تو وہی فرعون کی مثال ہوئی کہ جب ڈوبنے لگا تو کہا کہ اب میں موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لایا ہوں۔ مشکل یہ ہے دنیاداروں کو ان کے اپنے سلسلوں اور پیچ در پیچ معاملات سے فرصت نہیں ہے کہ روح کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور خدا کا خوف بھی محسوس کریں۔ اگر کچھ خوف ہے۔ تو گورنمنٹ کا اور امید ہے تو اسباب سے۔ یا اپنے مکرو فریب سے۔ اس زمانہ میں جو توکل کا نام لے وہ دیوانہ ہے اور مخبوط الحواس ہے اس کا نام مصلوب العقل رکھا جاتا ہے۔ یہ انسان کی خوش قسمتی ہے کہ قبل از نزول بلاء وہ تبدیلی کر لے۔ لیکن اگر کوئی تبدیلی نہیں کرتا اور اس کی نظر اسباب اور مکروحیلہ پر ہے تو سوائے اس کے کہ وہ اپنے ساتھ گھر بھر کو تباہ کر دے اور کیا انجام ہو سکتا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف دینی کتب

انتصار احمد نذر مربی سلسلہ

اَلْاُمّ

مصنف- حضرت امام شافعیؒ محمد بن ادریس الشافعی (150ھ-204ھ)

حضرت امام شافعی فقہ کے ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں اگرچہ آپ سے پہلے اصول فقہ پر کام تو ہوا تھا لیکن اصول فقہ کو باقاعدہ طور پر مدون کرنے کا سہرا آپ کے ہی سر ہے اس پہلو سے آپ کی کتاب "الرسالہ" بہت اہمیت رکھتی ہے۔

اَلْاُمّ بھی آپ ہی کی تصنیف کردہ ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کی شہرت محض فقہ کے ہی نقطہ نظر سے نہیں بلکہ اس کتاب کی اعلیٰ عربی زبان کو بھی بہت پسند کیا گیا ہے۔

مصر کے مشہور فقیہہ اور عالم علامہ شیخ خضری بک نے اَلْاُمّ کو انتہائی عظیم کتاب قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اوائل زمانہ میں اِس کے مثل اور کوئی کتاب نہیں لکھی گئی- عمدہ طرز تحریر اور قوت مناظرہ کے لحاظ سے یہ ایک لاجواب کتاب ہے اس میں صرف مسائل ہی کا بیان نہیں جیساکہ امام محمد بن الحسن شیبانی کی کتابوں کی طرز ہے بلکہ وہ ہر مسئلہ کے ساتھ اس کی دلیل بھی بیان کرتے ہیں اور اکثر اپنے مخالفین کا ذکر کرکے ان پر حجت قائم کرتے ہیں اس کتاب کا پرانا نام "قدیم" تھا اور یہ اہلسنت کے مسلک کی تشریح کے لئے اپنے اندر قیمتی ذخیرہ رکھتی ہے-

(تاریخ التشریع الاسلامی صفحہ 265)

الام کی اعلیٰ زبان کی گواہی ایک اور طرح سے بھی ملتی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حکیم نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول نے جرمنی کے عربی جاننے والے پروفیسروں کو لکھا کہ وہ کونسی کتابیں ہیں جن کے پڑھنے سے زبان عربی اعلیٰ درجے کی آجائے تو انہوں نے بالاتفاق جن کتابوں کے نام لکھ کر بھیجے ان میں سے ایک الام بھی تھی-

(مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین صفحہ 6)

اس کتاب کے دیباچے میں اس کے بارے میں لکھا ہے کہ "اس میں علم بھرا ہوا ہے اور اس کے پڑھنے سے انسان غوروفکر کے طریقے سوچتا ہے- اسی طرح استدلال اور مناظرہ کرنے کے طریقے اور یہ بھی سیکھتا ہے کہ رائے کی آزادی کیا ہوتی ہے- امام صاحب پر اللہ رحم کرے کہ انہوں نے لوگوں کو اجتہاد کا سیدھا راستہ دکھادیا اور زمین کو علم سے بھر دیا"-

امام شافعی نے اپنا ابتدائی زمانہ بغداد میں گزارا اور اس دوران آپ نے بہت سی کتب تصنیف فرمائیں اور اپنے شاگردوں کو انہیں پڑھ کر سنایا جیساکہ اس زمانے میں طریق تھا پھر آپ کے شاگردوں نے ان کتب کو آگے لوگوں تک پہنچایا- آخری وقت میں امام شافعی مصر تشریف لے گئے اور وہاں جاکر آپ نے اپنی کتب اور اپنے مسلک پر نظر ثانی فرمائی اور بعض میں تغیر و تبدل کرکے نئی کتب تالیف کیں اور نئے سرے سے مسائل اپنے شاگردوں کو لکھوائے-

امام سیوطی نے بھی گواہی دی ہے کہ امام شافعی نے یہ کتاب مصر میں تالیف فرمائی امام ابن حجر نے بھی توالی التأسیس میں یہ روایت درج کی ہے کہ امام شافعی مصر میں چار سال تک ٹھہرے اور وہاں آپ نے جو کتب تالیف کیں ان میں سے ایک الام بھی ہے-

الام میں امام شافعی نے مسائل کا آغاز (-) کلام الٰہی سے کیا ہے اور اس کی روشنی میں مسائل طے کئے ہیں-

دارالفکر بیروت لبنان کی طرف سے الام کو پانچ جلدوں میں شائع کیا گیا ہے اور اس کی طباعت واضح، دیدہ زیب اور جاذب نظر ہے-

○○○

بقیہ صفحہ 3

سکتے- پس یہ ضروری ہوتا کہ ہمیں کہانیاں سناکر چپ کرایا جاتا- اور یہی وجہ تھی کہ رات کے وقت ہماری دلچسپی کو قائم رکھنے کے لئے آپ بھی جب فارغ ہوں کہانیاں سنایا کرتے تھے تاہم سو جائیں اور آپ کام کرسکیں- بچہ کو کیا پتہ ہوتا ہے کہ اس کے ماں باپ کتنا بڑا کام کررہے ہیں اسے تو اگر دلچسپی کا سامان مہیا نہ کیا جائے تو وہ شور کرتا ہے- اور کہانی سنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بچے سوجاتے ہیں اور ماں باپ عمدگی سے کام کر سکتے ہیں اور کہانیوں کی یہ ضرورت ایسی ہے جسے سب نے تسلیم کیا ہے گو وہ عارضی ضرورت ہوتی ہے- اس وقت اس کا فائدہ صرف اتنا ہوتا ہے کہ بچہ کو ایسی دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ محو ہو کر سوجاتا ہے- ماں باپ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمارا وقت ضائع نہ ہو اس لئے وہ اسے لٹاکر کہانیاں سناتے ہیں- یا ان میں سے ایک اسے سلاتا ہے اور دوسرا کام میں لگا رہتا ہے یا پھر ایک سناتا ہے اور باقی خاندان آرام سے کام کرتا ہے اگر اس وقت فضول اور لغو کہانیاں بھی سنائی جائیں- تو یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے- مگر ہم اس پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں- کہ ایسی کہانیاں اسے سنائیں کہ اس وقت بھی فائدہ ہو یعنی ہمارا وقت بچ جائے اور پھر وہ آئندہ عمر میں بھی اسے فائدہ پہنچائیں- اور جب کہانیوں کے متعلق یہ کوشش کرتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ کھیل کے معاملہ میں بچوں کو یونہی چھوڑ دیں کہ جس طرح چاہیں کھیلیں- اگر یہ طریق کھیلوں کے متعلق درست ہے تو کہانیوں کے متعلق کیوں اسے اختیار نہیں کیا جاتا- اور کیوں نہیں بچوں کو چھوڑ دیا جاتا کہ جیسی بھی کہانیاں ہوں سن لیں- جب کہانیوں کے متعلق ہمارا یہ نظریہ ہے کہ وہ ایسی ہوں جو اسے سلا بھی دیں اور عمدہ باتیں بھی سکھائیں تو کھیلوں کے متعلق یہی نظریہ کیوں پیش نظر نہ رکھا جائے- کیوں نہ بچوں کو ایسی کھیلیں کھلائی جائیں- جن سے ان کا جسم بھی مضبوط ہو- ذہن بھی ترقی کرے اور پھر وہ آئندہ زندگی کے لئے سبق آموز بھی ہوں-

(از مشعل راہ صفحہ 188-189)

○

میں نے کیوں کہہ دیا ہے دن کو رات
کوئی سنتا نہیں ہے میری بات

روز کھلتی ہے چاندنی لیکن
آج لگتی ہے یہ تری سوغات

کھیلنے سے گریز کرتا ہوں
موت لگتی ہے مجھ کو میری مات

چپکے چپکے گذر رہا ہوں مَیں
کُھل نہ جائے کہیں مری اوقات

مجھ سے کیا پوچھتے ہو میرا حال
تم سے وابستہ ہیں مرے حالات

ہو کڑی دھوپ یا خنک چھاؤں
مَیں سمجھتا ہوں ان کو انعامات

چاند سورج ہیں پھول کاغذ کے
اور ستارے ہیں ریت کے ذرات

مَیں نے راتیں اجال لیں اپنی
تیرے دن بن گئے ہیں کالی رات

میں پلا ہوں خدا کی جھولی میں
تیری جھولی میں لات اور منات

میں نے کب تم سے بھیک مانگی ہے
میں نے کب چاہی جان کی خیرات

تُو نسیم ان سے مل کے آیا ہے
کُھل گئی ہے نا اب تری اوقات

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق پر اقوام متحدہ کا دباؤ

اقوام متحدہ کے اعلان کے مطابق عراق کی طرف سے جاسوس طیاروں یوٹو کو مار گرانے کی دھمکیاں دینے کے باوجود اقوام متحدہ نے عراق کی سرزمین کی تلاشی کے لئے ان طیاروں کی پروازیں شروع کر دی ہیں۔ تاہم یہ طیارے عراقی طیارہ شکن توپوں کی زد سے باہر اونچی فضا میں اڑ رہے ہیں۔ یاد رہے کہ عراق نے کہا تھا وہ ان طیاروں کو مار گرائے گا۔ جو امریکہ کے ہوا باز اڑا رہے ہوں گے۔

ادھر اقوام متحدہ میں امریکی سفیر نے ایک بار پھر متنبہ کیا ہے کہ اگر عراق نے امریکی طیاروں کو نشانہ بنایا تو اس کے سنگین نتائج بر آمد ہوں گے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ امریکہ سلامتی کونسل کے ذریعے عراق پر دباؤ بڑھانے کا خواہاں ہے۔ بی بی سی ٹیلی ویژن نے کہا ہے کہ واشنگٹن سلامتی کونسل پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ اگر عراق اپنے اقدامات سے باز نہ آیا تو اس کے خلاف فوجی کارروائی کی جائے۔ سی این این کے مطابق امریکہ نے اپنے مزید جہاز ترکی پہنچا دیئے ہیں۔ جنہوں نے عراقی فضائی حدود میں پروازوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ علاقے میں موجود امریکی طیارہ بردار جہاز پر بھی فوجی نقل و حرکت جاری ہے۔

OOO

لیبیا کے بارے میں چین کا مطالبہ

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے عراق کے بعد لیبیا پر بھی اپنا دباؤ برقرار رکھا ہے۔ چنانچہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے لیبیا کے خلاف فضائی اور اسلحہ کی فراہمی پر پابندیاں جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے ان دو باشندوں کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا جن پر لاکربی کے مقام پر ایک ہوائی جہاز میں بم دھماکہ کرنے کا الزام ہے۔

اس بحث کے دوران چین نے لیبیا کی حمایت کی اور لیبیا کے خلاف پابندیاں ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

OOO

چین کو سزا دینے کا قانون

چین کے صدر جیانگ زیمن کے دورہ امریکہ کا جواب امریکہ کے قانون سازوں نے اس طرح دیا ہے کہ ان کے دورہ کے فوراً بعد چین کو انسانی حقوق کے حوالے سے امریکی پالیسی پر عمل نہ کرنے کے الزام میں سزا دینے کے مسودہ ہائے قوانین منظور کئے ہیں۔

امریکہ کے ایوان نمائندگان نے کئی مسودہ ہائے قوانین منظور کئے ہیں۔ ان کا مقصد چین کو انسانی حقوق کے سوال پر سزا دینا ہے۔ بی بی سی ٹیلی ویژن نے بتایا ہے کہ ایوان میں دو دن تک چین کے معاملے میں امریکی پالیسی پر بحث ہوتی رہی۔ جس کے بعد یہ کارروائیاں کی گئیں ہیں۔ ان مسودات میں سے اکثر اگرچہ کسی بھی وقت باضابطہ قانون کا درجہ حاصل نہیں کر سکیں گے۔ تاہم اس کارروائی کا مقصد چین کو سخت سزا دینے کے لئے انتباہ ہے۔ امریکی ایوان نمائندگان کا خیال ہے کہ چین پر دباؤ ڈالنے کے لئے یہ کارروائی ضروری ہے۔

OOO

چین روس سمجھوتہ

چین کے صدر جیانگ زیمن اور روس کے صدر بورس یلسن نے ایک تاریخی سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان سرحدی مسائل پر سمجھوتہ کر لیا گیا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان سینکڑوں کلو میٹر طویل مشترکہ سرحد ہے جس پر سرحدی تنازعات عرصہ 50 سال سے موجود تھے۔ اس تازہ سمجھوتے کے نتیجے میں یہ تنازعات ختم کر دیئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی دونوں ممالک نے سرحدی تنازعے کو طے کرنے کے لئے اقدامات کئے تھے اور دونوں ممالک نے سرحدوں پر متعین افواج واپس بلا لی تھیں۔ تاہم اب اس سمجھوتے کی رو سے یہ تنازعہ حتمی طور پر حل کر کے دونوں ملکوں کے درمیان دشمنی کو ختم کر دیا گیا ہے۔

OOO

چین تائیوان ادغام سے انکار

تائیوان کے صدر لی تنگ ہوتی نے چین اور تائیوان کے درمیان ادغام پر چینی دباؤ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ تائیوان ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے۔ دارالحکومت تائپی میں صدارتی محل میں دیئے گئے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ تائیوان کو چین کے ساتھ ادغام کی کوئی جلدی نہیں۔ یہ اتحاد اسی وقت ممکن ہے جب چین خود ایک آزاد اور جمہوری ملک بن جائے۔

تائیوان جسے فارموسا بھی کہتے ہیں ماضی میں چین کا حصہ تھا۔ چین کے رہنما ماؤزے تنگ نے چین کے سابق صدر چیانگ کائی شیک کے خلاف خانہ جنگی کی اور چین پر قبضہ کر لیا تو چیانگ کائی شیک بھاگ کر فارموسا میں پناہ گزین ہو گئے۔ اس وقت ماؤزے تنگ نے ان کا مزید پیچھا نہ کیا۔ اور فارموسا کے جزیرے میں چیانگ کائی شیک نے اپنی حکومت قائم کر لی۔ مغربی ممالک نے چین کی دشمنی میں تائیوان کی بھرپور امداد کی اور اسے ایک مضبوط فوجی طاقت بنا دیا۔ چین میں کمیونزم رائج ہوا مگر فارموسا کا نظام مغربی طرز کا سرمایہ دارانہ نظام قرار پایا۔ جب سے اب تک چین تائیوان کو اپنا ایک حصہ قرار دیتا ہے۔ اب چین نے یہ پیشکش کی ہے کہ تائیوان کی الگ حیثیت ختم کر کے اسے چین میں مدغم کر دیا جائے تاہم وہاں کا طرز زندگی اور نظام حکومت یہ ستور مغربی سرمایہ دارانہ بنیادوں پر استوار ہی رکھا جائے۔

تائیوان کے صدر نے اس پیشکش سے بھی انکار کیا ہے تائیوان نے گذشتہ دو دہائیوں میں اقتصادی اور صنعتی اعتبار سے بڑی ترقی کی ہے اور آج تائیوان کی بنی ہوئی مصنوعات دنیا کے بڑے حصوں میں برآمد کی جاتی ہے۔ پاکستان میں تائیوان کے بنے ہوئے کمپیوٹر عام استعمال ہوتے ہیں جو جاپانی کمپیوٹروں سے سستے ہیں اور کارکردگی میں جاپانی مصنوعات کا مقابلہ کرتے ہیں۔

OOO

سرب جنگی ملزم کا اقرار

سابق یوگوسلاویہ کی ٹوٹ پھوٹ کے موقع پر بوسنیا کی جنگ کے دوران مسلمانوں کے قتل عام کے ملزم ایک شخص درانچی نے جنگی جرائم کی سماعت کرنے والی عالمی عدالت کے روبرو یہ اعتراف کیا ہے کہ اس نے بوسنیا کی خانہ جنگی کے دوران 80 مسلمانوں کو قتل کیا تھا۔ اس نے کہا کہ میں جھوٹ بول بول کر تنگ آ چکا ہوں۔ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے 80 مسلمانوں کو قتل کیا تھا۔ تاہم اس شخص نے ڈھٹائی کے ساتھ اس بات کا اعلان اور اقرار کیا کہ اگر اسے چھوڑا گیا تو وہ موقع ملنے پر آئندہ بھی ایسا ہی کرے گا اس عتراف جرم کے بعد بھی عدالت نے سردست کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ عدالت اس بارے میں ابھی مزید تحقیقات کا ارادہ رکھتی ہے۔

جنگی جرائم کے خلاف مقدمات کی سماعت کرنے والی عدالت اقوام متحدہ کے تحت قائم کی گئی ہے۔ اور یہ عدالت بوسنیا میں جنگی جرائم کے مرتکب سربوں کے خلاف مقدمات کی سماعت کر رہی ہے۔ تاہم جنگی جرائم کے دو بڑے ملزم سربوں کے سابق صدر اور سابق چیف آف آرمی سٹاف ابھی تک عدالت کے سامنے پیش نہیں ہوئے۔

OOO

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31357 میں راشدہ بشیر بنت میجر بشیر احمد خان طارق قوم منہاس پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 166/ مراد ضلع بہاولنگر حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-7-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی ایک تولہ مالیتی۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ راشدہ بشیر نیو ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 میجر بشیر احمد خان طارق والد موصیہ۔

مسل نمبر 31358 میں اعزاز احمد ولد مختار احمد قوم سرگانہ پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باگر سرگانہ P.O خاص خانیوال حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3100 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اعزاز احمد سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر1 عبد الغفار وصیت نمبر 26259 گواہ شد نمبر 2 عبد القیوم ڈار سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

مسل نمبر 31359 میں رفاقت احمد ولد میاں عبد الرحمٰن قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر ساڑھے پینتالیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چمن زار کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-5-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع احمد باغ راولپنڈی مالیتی۔/25000 روپے۔ 2۔ سوزوکی گاڑی ماڈل 1990ء مالیتی۔/130000 روپے۔ 3۔ گولڈ میڈل وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی۔/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رفاقت احمد NE 85/D گلی نمبر4 چمن زار کالونی راولپنڈی گواہ شد نمبر1 عبد العزیز صدر حلقہ عید گاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر2 عبدالمجید بٹ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

مسل نمبر31360 میں نصرت فرزانہ زوجہ رفاقت احمد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چمن زار کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-5-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبرNE85/D گلی نمبر4 چمن زار کالونی راولپنڈی مالیتی۔/500000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی 7 تولے مالیتی۔/37000 روپے۔ 3۔ حق مہر۔/7000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت فرزانہ NE 85/D گلی نمبر4 چمن زار کالونی راولپنڈی گواہ شد نمبر1 رفاقت احمد مسل نمبر31359 گواہ شد نمبر2 عبدالمجید بٹ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

مسل نمبر31361 میں نصیر احمد اختر ولد بشیر احمد قوم ہنجرا پیشہ ملازمت عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ حال راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 6 مرلہ واقع موضع چھنی کچھی ربوہ مالیتی۔/24000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 6 مرلہ واقع موضع چھنی کچھی ربوہ مالیتی۔/24000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3175 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد اختر دھمیال کیمپ راولپنڈی گواہ شد نمبر1 محمد امین قریشی لیاقت کالونی راولپنڈی گواہ شد نمبر2 محمد انور ناصر لیاقت کالونی راولپنڈی۔

دوکانات رحمت بازار

○ محلہ دارالرحمت غربی میں چند دوکانیں کرایہ کے لئے خالی ہیں۔ بڑا اچھا موقعہ ہے۔ کرایہ بہت کم ہے۔ احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

ناظم جائیداد

درخواست دعا

○ مکرم غلام رسول صاحب چیمہ دا تا زید کا دو ہفتہ سے شدید بیمار ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد قمر صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید حال جرمنی کی آنکھوں کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں 97-11-8 کو کامیاب ہوگیا ہے۔ موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح ورخصتانہ

○ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ صاحب ابن مکرم افضال احمد بٹ صاحب خیرپور (سندھ) کا نکاح ہمراہ عزیزہ آنسہ منصور صاحبہ بنت مکرم خواجہ منصور احمد صاحب (وفات یافتہ) محلہ سلطانہ پورہ گوجرانوالہ بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع گوجرانوالہ نے مورخہ 97-10-26 کو پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام خیرپور میں کیا گیا۔ احباب اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہوسکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کردیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہوسکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کرسکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہوسکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

اعلان داخلہ

○ سکول آف فزیوتھراپی میو ہسپتال لاہور نے B.Sc. پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دہندہ کا ڈومیسائل پنجاب کا ہونا ضروری ہے۔ تعلیمی قابلیت میں F.Sc. میڈیکل مضامین کے ساتھ لازمی ہے۔ فارم وغیرہ دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25- نومبر97ء ہے۔

○ یونیورسٹی آف کراچی نے M.Sc. اپلائیڈ فزکس (الیکٹرانکس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ تعلیمی قابلیت میں B.Sc. فزکس اور میتھ کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ فارم وغیرہ U.B.L. یونیورسٹی برانچ سے 250 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 27- نومبر اور ٹیسٹ 30 نومبر کو ہوگا۔

○ یونیورسٹی آف کراچی نے MPA پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں بیچلرز ہونا لازمی ہے داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ 550 روپے کے عوض U.B.L. یونیورسٹی برانچ سے دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 22- نومبر97ء۔

(نظارت تعلیم)

اعلان

○ خاکسار حضرت مولوی عبدالستار خان افغان المعروف "بزرگ صاحب" رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ یکے از شاگردان حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب (قربان راہ مولا افغانستان) کے حالات زندگی اکٹھے کررہا ہے۔ اگر کسی دوست کو حضرت بزرگ صاحب کی مجلس میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہو اور ان سے براہ راست کوئی بات سنی یا مشاہدہ کی ہو یا ان کے خاندان کے کسی بزرگ نے حضرت بزرگ صاحب کے متعلق کوئی واقعہ یا ان کی سیرت یا قبولیت دعا وغیرہ کے متعلق بیان کیا ہو۔ تو براہ کرم خاکسار کو اس سے جلد مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

عبدالرحیم خان عادل ابن حضرت عبداللہ خان صاحب درویش ابن حضرت عبدالغفار خان صاحب (برادر اکبر حضرت بزرگ صاحب)
1/5 دارالصدر غربی ربوہ۔ فون 04524-211541

بقیہ صفحہ 4

چنانچہ میں ان سے ملا اور انہوں نے اخبار میں چیز چھپنے کے حوالے سے بڑی مفید باتیں بتائیں۔ اور آخر پر کہنے لگے کہ چھپنے کے لئے مواد ضرور بھیجیں لیکن یہ میرا پورا حق ہے کہ میں اسے شائع کروں یا نہ کروں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کی اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ یہ خط لکھنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ بے جا اصرار کی بجائے راہنمائی حاصل کی جائے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے وزیر اعظم محمد نواز شریف سمیت سات ارکان پارلیمنٹ اور تین اخباروں کے ریذیڈنٹ ایڈیٹرز کو باقاعدہ توہین عدالت کے نوٹس جاری کر دیئے ہیں اور حکم دیا ہے کہ پیر 17 نومبر کو خود عدالت میں حاضر ہوں اور اس بات کا جواب دیں کہ کیوں نہ ان کے خلاف آئین کے آرٹیکل 204 اور توہین عدالت ایکٹ مجریہ 1976ء کے تحت کارروائی کی جائے۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان نے کہا ہے کہ توہین عدالت کا تمام ریکارڈ عدالت کے قبضہ میں ہے۔ وزیر اعظم کی پریس کانفرنس کی ویڈیو ریکارڈنگ' ارکان پارلیمنٹ کے انٹرویوز' تقریریں کارٹون اور خبرنامے کا ریکارڈ عدالت کو مل گیا ہے۔ ایوان اقبال کی تقریب کا ریکارڈ بھی طلب کر لیا گیا ہے۔

○ وزیر قانون خالد انور ارکان پارلیمنٹ خواجہ آصف حمزہ' اسفند یار ولی' اجمل خٹک' ساجد میر' تین ایڈیٹروں شورش ملک شاہد اور کزئی' طارق وارثی اور چیئرمین پاکستان ٹیلی ویژن پرویز کو بھی اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کرتے ہوئے 17 نومبر کو سپریم کورٹ میں پیش ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

○ عدالت نے رائے ظاہر کی کہ نااہلی کا معاملہ علیحدہ زیر غور آئے گا۔ وکلاء نے کہا کہ نااہل قرار دینے کی استدعا توہین عدالت کی بنیاد پر ہی ہے۔ جس پر عدالت نے فیصلہ کیا کہ چار پیٹیشنوں کی اکٹھی سماعت کی جائے۔ نواز شریف کے وکیل نے مہلت مانگی۔ چیف جسٹس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔

○ کراچی میں چار امریکی انجینئر قتل کر دیئے گئے ہیں۔ دہشت گردوں نے پہلے ٹائر پنکچر کئے۔ پھر اندھا دھند فائرنگ کر دی گاڑی گولیوں سے چھلنی ہو گئی اور جگہ جگہ انسانی گوشت کے لوتھڑے چپک گئے۔ واردات وزیر اعلیٰ ہاؤس سے چار فرلانگ کے فاصلہ پر ہوئی۔ واردات میں استعمال ہونے والی کار صدر کے علاقے سے لاوارث مل گی۔ اسے چند روز قبل ڈسٹرکٹ سنٹر جیل کے علاقے سے چھینا گیا تھا۔

○ بی بی سی اور سی این این نے تبصرہ کیا ہے کہ یہ کارروائی ایمل کانسی کو سزا دینے کا پہلا ردعمل ہے۔ امریکہ نے جیوری کے فیصلے کے بعد فوری طور پر پوری دنیا میں اپنے شہریوں اور انتظامیہ کو حملوں کے خطرے سے خبردار کیا تھا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری اور وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کراچی میں چار امریکیوں کی ہلاکت پر امریکی صدر کلنٹن کو تعزیتی پیغام بھیجے ہیں۔ اور کہا ہے کہ مجرموں کو عبرتناک سزا دیں گے۔ اور ہم غمزدہ خاندانوں کے ساتھ ہیں۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ اجمل خٹک نے کہا ہے کہ حکومت یا پارلیمنٹ نے کبھی عدلیہ کی توہین نہیں کی۔ پارلیمنٹ میں ارکان کی تقاریر کا مقصد پارلیمنٹ اور ارکان کے استحقاق کا دفاع تھا۔ آزاد عدلیہ پر ہم یقین رکھتے ہیں۔

○ الجہاد ٹرسٹ کے صدر اور سپریم کورٹ کے سینئر وکیل وہاب الخیری نے کہا ہے کہ ڈاکوؤں پر مشتمل پارلیمنٹ کو سپریم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بھاری مینڈیٹ کے نام پر عدلیہ کو تابع بنانے اور رسوا کرنے کا ایک منظم منصوبہ تیار کیا گیا تھا۔ پارلیمنٹ میں جہلا کی اکثریت ہے۔ خصوصی عدالتوں کا قانون متبادل عدالتی نظام قائم کرنے کی کوشش ہے۔

○ چار امریکیوں کی ہلاکت کے بعد حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ حساس اداروں کو چوکس کر دیا گیا ہے۔ امریکی سفارتخانے اور سینٹر کے باہر نیم فوجی دستے تعینات کر دیئے گئے ہیں۔

○ سلامتی کونسل میں عراق کے خلاف ایک اور قرارداد پیش کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے اسلحہ خانہ کا معائنہ کو روکنے کے ذمہ دار عراقی افسروں پر سفر کی پابندیاں عائد کر دی جائیں۔ اقوام متحدہ میں امریکی سفیر رچرڈسن نے بیان کیا کہ عراق نے سات دن میں آٹھ مرتبہ معائنہ کاروں کو کام کرنے سے روکا ہے۔ اس پر عراقی وزیر خارجہ محمد سید الصحاف نے کہا ہے ہم خوف زدہ نہیں ہیں نئی قرارداد احمقانہ اقدام ہے۔ دراصل امریکہ اس کارروائی سے عراق پر پہلے سے عائد پابندیوں سے دنیا کی توجہ ہٹانا چاہتا ہے۔ اس قرارداد کے پیش کرنے میں امریکہ کے ساتھ برطانیہ بھی شامل ہے۔

○ چینی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ وہ قیام امن کے لئے جاپان' روس' اور امریکہ کے ساتھ مذاکرات کریں گے۔

○ بنگلہ دیش میں قبائلی شورش کے خاتمہ کے لئے مجوزہ معاہدے کے خلاف احتجاج کرنے والے مظاہرین میں سے تین مظاہرین پولیس کے ساتھ جھڑپوں میں ہلاک ہو گئے۔ جس پر چٹاگانگ اور ڈھاکہ میں مکمل ہڑتال کی گئی۔

○ الجزائر میں انتہا پسندوں نے تین نو منتخب کونسلروں کو ہلاک کر دیا۔ یہ کونسلر تھوڑا عرصہ قبل منتخب ہوئے تھے کہ انتہا پسندوں نے ایک سڑک بلاک کر کے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا۔

○ کشمیری لیڈروں کی گرفتاریوں کے خلاف احتجاج کے طور پر مقبوضہ کشمیر میں جگہ جگہ دھرنے دیئے گئے اور پولیس کی گاڑی پر حملہ کیا گیا۔ چھ سینئر لیڈروں کی گرفتاری کے خلاف مختلف مقامات پر شدید احتجاجی ریلیاں منعقد کی گئیں اور دھرنے مارے گئے۔ ان گرفتاریوں کے بعد احتجاج میں مزید شدت آگئی۔ فوج نے مزید لیڈر اور سینکڑوں حریت پسند گرفتار کر لئے۔

○ احتساب سیل نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے آمدنی اور اثاثے چھپانے کے بارے میں تحقیقات مکمل کر لی ہے اور اس سلسلہ میں نااہلی کا ایک ریفرنس جلد ہی چیف احتساب کمشنر کو بھیجا جا رہا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو پر الزام ہے کہ انہوں نے بطور وزیر اعظم خزانے کو کمیشن اور کک بیکس کے ذریعے بھاری نقصان پہنچایا۔

○ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ عدلیہ کسی ڈر کے بغیر اپنا کام کرتی رہے گی۔ ماتحت ججوں کے خلاف ثبوت کے ساتھ شکایت ملی تو ضرور کارروائی کریں گے۔

○ چار امریکیوں کی ہلاکت کے بعد اعلیٰ حکام کی سیکیورٹی سخت کر دی گئی ہے۔

میاں بھائی
(ضرورت سیلزمین)
تعداد اسامی : 2
عمر : 25 تا 35 سال
تعلیم : کم از کم میٹرک

پتہ برائے رابطہ
پٹھہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ
کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
7932514
7932515
7932516

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰/- ۶۰ گرام ۹۰/- ۱۰۰ گرام ۱۵۰/- روپے
اکسیر اولاد نرینہ (رجسٹرڈ)
۲۵۰/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ورائٹی و اعتماد کا نام
ہمارے ہاں نت نئے ڈیزائنوں میں لیڈیز کوٹ اور برقعے دستیاب ہیں۔ اور مردانہ واسکٹ ٹو پیس سوٹ اور ڈبل بریسٹ سوٹ بھی تیار مل سکتے ہیں نیز جارجٹ، ڈبل جارجٹ، ٹرپل جارجٹ، سٹون واش، مرینہ، لیلنی، شنگائی، پروشہ، کرنکل اموس اور ہر قسم کا لیڈیز کپڑا اعلیٰ ورائٹی میں دستیاب ہے۔ اور مردانہ کوٹ پتلون کی سلائی بھی کی جاتی ہے نیز کوٹ پتلون کا کپڑا بھی انتہائی کم قیمت میں دستیاب ہے۔
ایم اشرف ٹیلرز
ریڈی میڈ گارمنٹس
(نیشنل کلاتھ ہاؤس)
قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ
211365

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائٹرز : غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

PIM'S STUDIO
واہ کینٹ میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری اپنی زندگی کے یادگار لمحات جدید آلات سے محفوظ کریں۔ سٹیل فوٹوگرافی کیلئے خدمات حاصل کریں • رنگین و بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے سٹوڈیو پر تشریف لائیں۔ احمدیوں کیلئے خصوصی رعائیت
پمز سٹوڈیو B-64 نزد سنٹرل مارکیٹ لالہ رخ واہ کینٹ
پروپرائیٹر : فہیم احمد بھٹہ

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بہترین ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لمیٹڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834